روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 18 دسمبر 2014ء 25 صفر 1436 ہجری 18 فتح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 286

خدائی طاقت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

تو کہہ دے کہ اگر وہ بات جس کی تم جلدی کرتے ہو میرے ہاتھ میں ہوئی تو (اب تک) ضرور میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ ظالموں کو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ (الانعام :59)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

1897ء کے آخر میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود سفر ملتان سے واپسی کے بعد چند روز لاہور میں حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب مالک بمبئی ہاؤس کے قدیم مکان میں قیام فرما ہوئے۔ یہ مکان پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کے بالمقابل انارکلی میں واقع تھا۔ حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب بھی ان دنوں لاہور میں تھے آپ تحریر فرماتے ہیں۔

''جس مکان میں حضور قیام فرماتھے۔ وہاں مشن کالج کے لوگ بھی آیا کرتے تھے اور کالجوں کے طلباء بھی کثرت سے آیا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور کوئی تقریر فرمائیں۔ آپ نے باوجود تکان کے وہاں تقریر فرمائی۔''

اس پُر معارف اور بصیرت افروز خطاب کا خلاصہ حضرت صوفی صاحب کے قلم سے درج کیا جاتا ہے۔

دنیا میں وعظ اور لیکچرار کثرت سے ہیں۔ ہر مذہب کے لوگ اپنی طرف دعوت دیتے ہیں۔ مگر مذہب کے اصطلاحی معنی اس راستے کے ہیں۔ جو خدا تک پہنچنے والا ہو۔ سب کا دعویٰ ہے کہ ہمارا مذہب ایک ایسی راہ ہے جو خدا تک پہنچتی ہے۔ چنانچہ میرا بھی یہی دعویٰ ہے کہ (دین) ہی خدا تک پہنچانے والا ہے۔ ہر مذہب وملت کے لوگ یہاں بیٹھے ہیں۔ میں ان سے سوال کرتا ہوں کہ آپ لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے۔ جو یہاں کھڑے ہو کر بیان کرے کہ وہ اپنے مذہب پر چل کر خدا تک پہنچ گیا ہے۔ مذہب کے راستے کے متعلق ایک مثال بیان فرمائی۔ کہ جس طرح میانمیر کو لوگ جانے والے ہوں۔ اور وہ میانمیر کی راہ پوچھیں۔ اور لوگ انہیں مختلف راہیں بتلائیں۔ مگر صحیح راہ وہ ہی ہو سکے گی جس پر چل کر کوئی میانمیر کے دروازہ تک پہنچ جائے۔ یا کم ازکم میانمیر کے درخت ومکانات وغیرہ ہی نظر آجائیں۔ اور اسے میانمیر کی معرفت حاصل ہو جائے اور اگر کوئی جماعت باوجود اس کے چلتی رہے اور میانمیر نہ پہنچے تو وہ یقیناً سمجھ لے گی کہ ہم غلط راہ پر ہیں۔ ورنہ میانمیر پہنچ جاتے۔ مگر بعض ہٹ دھرم یہ خیال نہیں کرتے اور غلط راہ پر ہی چلتے چلے جاتے ہیں۔ میں اب لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا تم میں سے کوئی کہہ سکتا ہے کہ میں جس مذہب کی تبلیغ کرتا ہوں میں اس مذہب پر چالیس پچاس یا ساٹھ سال تک چل کر خدا تعالیٰ تک پہنچ گیا۔ اور یہ کہ میں ایک زندہ گواہ ہوں اس بات کا کہ یہ مذہب سچا مذہب ہے مگر کوئی نہ اٹھا۔ فرمایا۔

بے شک یہی سوال تم مجھ پر کرو گے مگر یقین رکھو میں مذہب کا زندہ نمونہ ہوں۔ اور اگر کوئی شخص مذہب کی معرفت حاصل کرنا چاہے۔ تو میں اسے خدا تک پہنچا سکتا ہوں۔

اور اگر تم میں سے کوئی صاف دل ہو کر چالیس دن میرے پاس رہے۔ تو اسے حق الیقین کے طور پر خدا کی معرفت حاصل ہو جائے گی۔ مگر شرط یہ ہے کہ جس طرح ہلال دکھانے کے لئے کسی کی توجہ ہر طرف سے ہٹا کر ہلال کی طرف متوجہ کی جاتی ہے اس طرح آپ میں سے میری صحبت میں آنے والے کو تمام علائق لغو سے علیحدہ ہونا پڑے گا۔ پس اگر کوئی آپ میں سے معرفت الٰہی کا خواہاں ہو۔ تو دین حق قبول کرے۔ اور میری ہدایات پر عمل کرے۔ (الحکم 21/اکتوبر 1935ء صفحہ 3)

سچائی کا نور

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں۔

''میں خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کی زہر سے بچ جاوے اور اُس کی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہو جاوے۔ اُس پر موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی اُس کو ملے۔ گناہ سے لذّت پانے کی بجائے اُس کے دل میں نفرت پیدا ہو۔ جس کی یہ صورت ہو جاوے وہ کہہ سکتا ہے کہ مَیں نے خدا کو پہچان لیا ہے۔ خدا خوب جانتا ہے کہ اس زمانے میں یہی حالت ہو رہی ہے کہ خدا کی معرفت نہیں رہی۔ کوئی مذہب ایسا نہیں رہا جو اس منزل پر انسان کو پہنچا دے اور یہ فطرت اُس میں پیدا کرے۔ ہم کسی خاص مذہب پر کوئی افسوس نہیں کر سکتے۔ یہ بلا عام ہو رہی ہے اور یہ وبا خطرناک طور پر پھیلی ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں خدا پر ایمان لانے سے انسان فرشتہ بن جاتا ہے، بلکہ ملائکہ کا مسجود ہوتا ہے نورانی ہو جاتا ہے۔ غرض جب اس قسم کا زمانہ دنیا پر آتا ہے کہ خدا کی معرفت باقی نہیں رہتی اور تباہ کاری اور ہر قسم کی بدکاریاں کثرت سے پھیل جاتی ہیں، خدا کا خوف اُٹھ جاتا ہے اور خدا کے حقوق بندوں کو دیئے جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ ایسی حالت میں ایک انسان کو اپنی معرفت کا نور دے کر مامور فرماتا ہے۔ اُس پر لعن طعن ہوتا ہے اور ہر طرح سے اُس کو ستایا جاتا اور دُکھ دیا جاتا ہے لیکن آخر وہ خدا کا مامور کامیاب ہو جاتا اور دنیا میں سچائی کا نور پھیلا دیتا ہے۔ اسی طرح اس زمانے میں خدا نے مجھے مامور کیا اور اپنی معرفت کا نور مجھے بخشا''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 493)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆............☆............☆

مکرم ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب

حضور انور کا دورہ آئر لینڈ اور بیت مریم کا افتتاح

1۔ حضور انور کا کچھ عرصہ پہلے (مورخہ 21 تا 29 ستمبر 2014ء) جو آئر لینڈ میں دورہ ہوا اس دوران خاکسار حضرت مسیح موعود کی کتاب جنگ مقدس کا مطالعہ کر رہا تھا جو کہ حضرت مسیح موعود اور ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک وعبداللہ آتھم کے مابین دین حق اور عیسائیت کے موضوع پر قرار پایا تھا۔

2۔ حضور اقدس کے بابرکت دورہ آئر لینڈ کا انتظام خدائی منشاء اور الٰہی تصرفات کے ماتحت اس علاقہ میں احمدیت کا بیج بونے کے لئے کیا گیا تھا۔ جماعت احمدیہ کیلئے یہ دورہ جس کامیابی اور کامرانی کا پیش خیمہ بنا وہ کامیابی دیگر فرقوں یا دیگر مذاہب کو اس علاقہ میں کبھی حاصل نہیں ہوئی۔ ذرائع ابلاغ مثلاً اخبارات، رسائل، ٹیلیویژن، چھپنے والے انٹرویوز اور معزز مہمانان کرام نے حضور انور کے عدل اور امن کے پیغام کو بھرپور انداز میں سراہا۔ معلوم ہوتا ہے جیسے خدا تعالیٰ نے احمدیت کا بیج عیسائیت کے گڑھ میں بو دیا ہو۔ انشاء اللہ بہت جلد احمدیت کا یہ سرسبز و شاداب باغ اس مملکت کے کونے کونے تک پھیل جائے گا۔

3۔ بحر اوقیانوس کے ساحل پر موجود آئر لینڈ کا شہر گالوے یورپ کے انتہائی مغرب میں واقع ہے۔ یہ آئر لینڈ کا تیسرا بڑا شہر ہے اور یورپ کے انتہائی تیزی سے ترقی کی منازل طے کرتے شہروں میں سے ایک شہر ہے۔ یورپ کے انتہائی مغرب پر واقع ہونے کے باعث یہ شہر دنیا کے ایک کونے پر واقع ہونے کی حیثیت رکھتا ہے اور اس طرح یورپ اس کے مشرق میں اور بحر اوقیانوس اس کے مغرب میں واقع ہے۔ اس لحاظ سے یہ حضرت مسیح موعود کی اس عظیم الشان پیشگوئی کو بھی پورا کرنے کا باعث بنتا ہے کہ میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ چنانچہ آج یہ خدائی نوشتہ حقیقت میں دنیا کے کناروں تک پہنچ چکا ہے جیسا کہ خدائے ذوالقدرت نے وعدہ فرمایا تھا۔ حضور اقدس کا تائیدات الٰہیہ سے پُر یہ بابرکت دورہ اس بات کی فعلی شہادت ہے۔

4۔ آئر لینڈ میں رائج الوقت مذہب عیسائیت ہے۔ جہاں رومن کیتھولک چرچ کے پیروکاروں کی اکثریت ہے۔ (بعض لوگ آئر لینڈ کو دوسرا ویٹیکن سٹی بھی مانتے ہیں۔ آئر لینڈ کے مقامی باشندوں میں چرچ میں حاضری کا رجحان اعداد و شمار کے مطابق 1973ء میں 91 فیصد تھا جو کہ 2011ء تک صرف 30 فیصد رہ گیا ہے اور کم عمر لوگوں میں اس کی نسبت اور بھی گر گئی ہے یہاں تک کہ بعض علاقوں میں دو فیصد سے بھی کم۔ ایک زمانہ میں جسے ایک کثیر التعداد کیتھولک شہر کہا جاتا تھا آج ایسے شہریوں پر مشتمل ہے جو کہ کیتھولک چرچ سے رابطہ میں نہایت کمزور ہیں۔ یہ حقیقت واضح طور پر آئر لینڈ کے لوگوں میں عیسائیت کے متعلق کمی رجحان پر دلالت کرتا ہے۔ حضور انور نے گالوے کی سب سے پہلی بیت کے افتتاح کے موقع پر فرمایا ''ہماری تمام بیوت امن و آشتی کا مرکز ہیں جہاں محبت کے ذریعہ دنیا کو بھائی چارے کی لڑیوں میں پرونے کا دم بھرنے والے، باہمی رواداری کو ہوا دینے کے لئے اکھٹے ہوتے ہیں، امن و آشتی اور انسانیت کی فلاح و بہبود اور سلامتی کے لئے دعائیں کرتے ہیں ...... بیت وہ جگہ ہے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی یاد دہانی کرواتی ہے۔ یہ معاشرے میں امن کی جگہ ہے یہ ایک مومن کو ذہن نشین کرواتی ہے کہ ان کا ایمان متقاضی ہے کہ وہ اپنے ملک کے حقیقی وفادار بنیں۔ احمدیت محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کو رواج دیتی ہے۔ جنگ مقدس کا آغاز ہو چکا ہے اور احمدیت کی فتح نہایت قریب ہے''۔

5۔ حضور اقدس نے یہ بھی بیان فرمایا کہ ''گالوے میں نئی بیت کا نام مریمؑ ہے''۔ اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ ''نئی بیت کا نام مریمؑ کیوں رکھا گیا'' آپ نے فرمایا کہ ''حضرت مریمؑ جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ تھیں ان کو قرآن بہت عزت اور تکریم سے یاد کرتا ہے۔ حضرت مریم کے بلند مقام و مرتبہ کا اظہار اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ قرآن کہتا ہے کہ ایک سچے مومن کو حضرت مریم کی خصوصیات اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں اور جب وہ ایسا کریں گے تب وہ اس بات کے متحمل ٹھہریں گے کہ وہ کبھی بھی کسی کو نقصان یا تکلیف پہنچانے والے نہیں بنیں گے۔ چنانچہ ہر احمدی کوشش کرتا ہے کہ وہ اپنے اندر وہ عظیم الشان عظمت کردار، پاکیزگی اور روحانی معیار حاصل کرنے والا بنے جو کہ حضرت مریمؑ کے عظیم الشان وصف تھے''۔

بدقسمتی سے چند روز پہلے گالوے میں موجود SAINT MARY MOTHER AND BABY HOME میں تقریباً آٹھ سو نومولود اور کم عمر بچوں کو ایک SEPTIC TANK میں دفنایا گیا تھا۔ یہ ادارہ غیر شادی شدہ عورتوں کے لئے بنایا گیا تھا جسے NUNS چلاتی تھیں۔ یہ واقعہ کیتھولک چرچ کے ہولناک ماضی پر مزید روشنی ڈالتا ہے۔ حضور انور کا بیت کے لئے مریم نام رکھنا تمام مذاہب کے لئے مذہبی رواداری کا کھلا کھلا پیغام ہے۔

حضور انور کا یہ بابرکت دورہ تاریخ احمدیت میں ایک نئے باب کا آغاز ہے۔ اب جماعت ایک محبت، پیار اور امن و آشتی کے عظیم الشان پیغام کے ساتھ جس کا سب نے نہایت پرجوش خیر مقدم کیا دنیا کے انتہائی کونے تک پہنچ چکی ہے۔ 170 غیر احمدی معزز مہمانان کرام اور ارکان اسمبلی جن میں ڈپٹی ایمن اوکوایو، ٹی ڈی، ڈپٹی جوانا ٹفی، ٹی ڈی اور کاؤنسلر ڈونل لیون میئر آف گالوے بھی عشائیہ میں شامل تھے۔

آئر لینڈ اسمبلی کے ایک MP نے بیان دیا کہ ''آپ کا مقدس وجود باوجود محبت اور آشتی کا جہاد کر رہا ہے۔'' چیف سپرنٹنڈنٹ پولیس گالوے نے بیان دیا کہ ''ہم نہایت خوش قسمت ہیں کہ ہمارے شہر میں اتنا معزز شخص ہمارے درمیان موجود ہے''۔

گالوے کے شہر کی کاؤنسل کے میئر نے بیان دیا کہ ''یہ گالوے کی تاریخ میں نہایت ہی اہم موقع ہے کیونکہ اس شہر کی پہلی بیت کا افتتاح کیا جا رہا ہے جو کہ امن کی علامت ہے''۔

کس کے وہم و گمان میں یہ بات ہو گی کہ آج سے ایک سو پچیس سال پہلے قادیان کا قصبہ ایک ایسے شخص کی پیدائش کا حامل بننے والا تھا جس کا پیغام دنیا کے کونوں تک پہنچنا تھا۔ آج یقیناً یہ پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ چکا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا۔ جنگ مقدس آج آئر لینڈ میں لڑی جا رہی ہے جبر سے نہیں بلکہ محبت اور پیار کے ہتھیاروں سے اور انشاءاللہ حق غالب آئے گا۔

آیئے کہ ہم احمدیت کے اس ترقی کی جانب گامزن قافلہ میں اپنی حقیر دعاؤں کے ساتھ شامل ہوں۔

☆..........☆..........☆

بیت مریم۔ گالوے (آئر لینڈ)

افتتاحی تقریب 26 ستمبر 2014ء کے تأثرات

نُور سا اِک دَور خامِس میں اُترتا دیکھنا
ہر طرف چہروں پہ اِک جلوہ بکھرتا دیکھنا

یہ خدا کا پہلا گھر اقصائے یورپ میں بنا
''گالوے'' پر پیار کی بارش برستا دیکھنا

مہبطِ انوارِ ربی، بیتِ مریم بن گئی
ایک محبوبِ خدا کو اس میں آتا دیکھنا

بھائے گا یوں عاشقوں کو حضرتِ مریم کا نام
سارے لوگوں کی زبانوں سے نکلتا دیکھنا

نغمۂ توحید گونجا مرکزِ تثلیث میں
اُس کی لَے، لوگوں کے سینوں میں اترتا دیکھنا

تھی عجب تأثیر اُس دن نعرۂ تکبیر میں
نورِ حق سے نفرتوں کا زنگ اترتا دیکھنا

اب سدا گونجے گی یوں توحیدِ خالص کی صدا
اس یقیں کامل سے ہر دل کو نکھرتا دیکھنا

دل خدا کے ہاتھ میں ہیں یہ یقینی بات ہے
آؤ راشدؔ تم ذرا گوروں کو جھکتا دیکھنا

عطاء المجیب راشدؔ

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

انسانی پیدائش کی غرض اور تمام انبیاء کا مشترکہ پیغام

عبادت اور نماز کا قیام۔ قرآن کریم کی روشنی میں

اہمیت، غرض وغایت، برکات، اوقات، کیفیات، حفاظت نماز اور مومنوں سے توقعات

عبدالسمیع خان

انسانی پیدائش کی غرض

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

’’اور میں نے جن وانس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔
(سورۃ الذاریات:57)

ابدی تعلیمات

اور وہ کوئی حکم نہیں دیئے گئے سوائے اس کے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے، ہمیشہ اس کی طرف جھکتے ہوئے، اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ اور یہی قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات کا دین ہے۔
(البینۃ:6)

عبادت گاہوں کی حفاظت

اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ (الحج:41)

تمام انبیاء کا مشترکہ پیغام

اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر ہم اس کی طرف وحی کرتے تھے کہ یقیناً میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کرو۔
(الانبیاء:26)

اور یقیناً ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور بتوں سے اجتناب کرو۔
(النحل:37)

حضرت نوحؑ

یقیناً ہم نے نوح کو بھی اس کی قوم کی طرف بھیجا پس اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ (الاعراف:60)

حضرت ہودؑ

اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو (ہم نے بھیجا) اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں۔ (الاعراف:66)

حضرت صالحؑ

اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا) اس نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ تمہارے لئے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔
(الاعراف:74)

حضرت شعیبؑ

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (بھیجا) اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔
(الاعراف:86)

حضرت ابراہیمؑ

اور جب ہم نے ابرہیم کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ بنائی (یہ کہتے ہوئے کہ) میرا کسی کو شریک نہ ٹھہرا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک وصاف رکھ۔
(الحج:27)

حضرت موسیٰؑ

(اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا) یقیناً میں ہی اللہ ہوں میرے سوا اور کوئی معبود نہیں پس میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر۔
(طٰہٰ:15)

حضرت زکریاؑ

فرشتوں نے اسے آواز دی جبکہ وہ محراب میں کھڑا عبادت کر رہا تھا۔ (آل عمران:40)

حضرت مسیحؑ

اور مجھے نماز کی اور زکوٰۃ کی تلقین کی ہے جب تک میں زندہ ہوں۔ (مریم:32)

ائمۃ الھدیٰ

(حضرت موسیٰؑ، ہارونؑ، ابراہیمؑ، لوطؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے ذکر کے بعد فرمایا)

اور ہم نے انہیں ایسے امام بنایا جو ہمارے حکم سے ہدایت دیتے تھے۔ اور ہم نے انہیں اچھی باتیں کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی کرتے تھے اور وہ ہماری عبادت کرنے والے تھے۔
(الانبیاء:74)

بنی اسرائیل

(بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تھا کہ)

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھک جاؤ۔ (البقرہ:44)

اور یقیناً اللہ بنی اسرائیل کا میثاق (بھی) لے چکا ہے۔ اور ہم نے ان میں سے بارہ نقیب مقرر کر دیئے تھے۔ اور اللہ نے کہا یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور میرے رسولوں پر ایمان لائے اور تم نے ان کی مدد کی اور اللہ کو قرضہ حسنہ دیا تو میں ضرور تمہاری برائیوں کو تم سے دور کر دوں گا اور ضرور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔
(المائدہ:13)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین اور نماز

متقی کی علامت

(متقی وہ ہیں) جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔
(البقرہ:4)

مومنوں کی بنیادی صفت

تو میرے ان بندوں سے کہہ دے جو ایمان لائے ہیں کہ وہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے مخفی طور پر بھی اور اعلانیہ طور پر بھی خرچ کریں۔ (ابراہیم:32)

اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جو بھلائی بھی تم خود اپنی خاطر آگے بھیجتے ہو اسے تم اللہ کے حضور موجود پاؤ گے۔ یقیناً اللہ اس پر نگاہ رکھے ہوئے ہے جو تم کرتے ہو۔ (البقرہ:111)

صحابہ رسولؐ کی نماز

اور وہ لوگ جو اپنے رب کے لئے راتیں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے گزارتے ہیں۔
(الفرقان:65)

ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے۔ (النور:38)

جنہیں اگر ہم زمین میں تمکنت عطا کریں تو وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں۔ (الحج:42)

مومنوں سے توقع

شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں ذکر الٰہی اور نماز سے باز رکھے تو کیا تم باز آنے والے ہو۔ (المائدہ:92)

ازواج مطہرات کو حکم

اور اپنے گھروں میں ہی رہا کرو اور گزری ہوئی جاہلیت کے سنگھار جیسے سنگھار کی نمائش نہ کیا کرو اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے اہل بیت! یقیناً اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی آلائش دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے۔ (الاحزاب:34)

وضو اور تیمم

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم نماز کی طرف جانے کے لئے اٹھو تو اپنے چہروں کو دھو لیا کرو اور اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں تک۔ اور اپنے سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں بھی دھو لیا کرو۔ اور اگر تم جنبی ہو تو (پورا غسل کرکے) اچھی طرح پاک صاف ہو جایا کرو۔ اور اگر تم مریض ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر آیا ہو یا تم نے عورتوں سے تعلق قائم کیا ہو اور

اس حالت میں تمہیں پانی نہ ملے تو خشک پاکیزہ مٹی کا تیمم کرو اور اپنے چہروں اور ہاتھوں پر اس سے مسح کر لیا کرو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی ڈالے لیکن چاہتا ہے کہ تمہیں بہت پاک کرے اور تم پر اپنی نعمت تمام کرے تا کہ تم شکر کیا کرو۔ (المائدہ:7)

نمازوں کی تفصیل اور اوقات

یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقت مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔ (النساء:104)

سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔ (بنی اسرائیل:79)

اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس (قرآن) کے ساتھ تہجد پڑھا کر۔ یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہوگا۔ (بنی اسرائیل:80)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میں سے وہ جو تمہارے زیرنگیں ہیں اور وہ جو تم میں سے ابھی بالغ نہیں ہوئے، چاہئے کہ وہ تین اوقات میں (تمہاری خوابگاہوں میں داخل ہونے سے پہلے) تم سے اجازت لیا کریں۔ **صبح کی نماز** سے قبل اور اس وقت جب تم قیلولے کے وقت (زائد) کپڑے اتار دیتے ہو اور **عشاء کی نماز** کے بعد۔ (النور:59)

اور دن کے دونوں کناروں پر نماز کو قائم کر اور رات کے کچھ ٹکڑوں میں بھی۔ یقیناً نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت کرنے والوں کے لئے ایک بہت بڑی نصیحت ہے۔ (ہود:115)

نماز جمعہ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ (الجمعہ:10)

سفر میں نماز

اور جب تم زمین میں (جہاد کرتے ہوئے) سفر پر نکلو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز قصر کر لیا کرو، اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے تمہیں آزمائش میں ڈالیں گے۔ یقیناً کافر تمہارے کھلے کھلے دشمن ہیں۔ (النساء:102)

نماز خوف

اگر تمہیں کوئی خوف ہو تو چلتے پھرتے یا سواری کی حالت میں ہی (نماز پڑھ لو) پھر جب تم امن میں آجاؤ تو پھر (اسی طریق پر) اللہ کو یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے۔ (البقرہ:240)

اور جب تو بھی ان میں ہو اور تو انہیں نماز پڑھائے تو ان میں سے ایک گروہ (نماز کے لئے) تیرے ساتھ کھڑا ہو جائے اور چاہئے کہ وہ (مجاہدین) اپنا اسلحہ ساتھ رکھیں۔ پس جب وہ سجدہ کر لیں تو وہ تمہارے پیچھے ہو جائیں اور دوسرا گروہ آجائے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی پھر وہ تیرے ساتھ نماز پڑھیں اور وہ اپنے بچاؤ کے سامان اور ہتھیار ساتھ رکھیں۔ جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ چاہتے ہیں کہ کاش تم اپنے ہتھیاروں اور سامان سے غافل ہو جاؤ تو وہ دفعۃً تم پر ٹوٹ پڑیں۔ اور اگر تمہیں بارش کی وجہ سے کوئی مشکل ہو یا تم بیمار ہو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے ہتھیار اتار دو اور اپنا بچاؤ (بہرحال) اختیار کئے رکھو۔ یقیناً اللہ نے کافروں کے لئے بہت رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (النساء:103)

نماز کی حفاظت و دوام

اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ بنے رہتے ہیں۔ (المومنون:11)

اور وہ اپنی نماز پر ہمیشہ محافظ رہتے ہیں۔ (انعام:93)

(اپنی) نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ (البقرہ:239)

وہ لوگ جو اپنی نماز پر دوام اختیار کرنے والے ہیں۔ (المعارج:24)

نماز کا قبلہ

یقیناً ہم دیکھ چکے تھے تیرے چہرے کا آسمان کی طرف متوجہ ہونا۔ پس ضرور تھا کہ ہم تجھے اس قبلہ کی طرف پھیر دیں جس پر تو راضی تھا۔ پس اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لے اور جہاں کہیں بھی تم ہو اسی کی طرف اپنے منہ پھیر لو۔ (البقرہ:145)

کیفیت نماز

خالص اللہ کے لئے

تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ (انعام:163)

خشوع و خضوع

یقیناً مومن کامیاب ہو گئے۔ وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔ (المومنون:3,2)

قراءت نماز

اپنی نماز نہ بہت اونچی آواز میں پڑھ اور نہ اسے بہت دھیما کر اور ان کے درمیان کی راہ اختیار کر۔ (بنی اسرائیل:111)

کامل توجہ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم نماز کے قریب نہ جاؤ جب تم پر مدہوشی کی کیفیت ہو۔ یہاں تک کہ اس قابل ہو جاؤ کہ تمہیں علم ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اور نہ جنبی ہونے کی حالت میں (نماز کے قریب جاؤ) یہاں تک کہ نہا لو سوائے اس کے کہ تم مسافر ہو۔ (النساء:44)

برکات و فضائل نماز

کامیابی

یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جو پاک ہوا اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا اور نماز پڑھی۔ (الاعلیٰ:16,15)

برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے

تو کتاب میں سے جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے پڑھ کر سنا اور نماز کو قائم کر۔ یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر یقیناً سب (ذکروں) سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ (العنکبوت:46)

شرک سے بچاؤ

ہمیشہ اس کی طرف جھکتے ہوئے (چلو) اور اس کا تقویٰ اختیار کرو اور نماز کو قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو۔ (الروم:32)

اعانت الٰہی

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (البقرہ:154)

اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔ (البقرہ:46)

تربیت اہل و عیال

اہل کو مسلسل نصیحت

اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔ (طٰہٰ:133)

حضرت ابراہیمؑ

اے ہمارے رب! یقیناً میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو ایک بے آب و گیاہ وادی میں تیرے معزز گھر کے پاس آباد کر دیا ہے۔ اے ہمارے رب! تا کہ وہ نماز قائم کریں۔ پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے۔ اور انہیں پھلوں میں سے رزق عطا کر تا کہ وہ شکر کریں۔ (ابراہیم:38)

حضرت اسماعیلؑ

اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا کرتا تھا اور اپنے رب کے حضور بہت ہی پسندیدہ تھا۔ (مریم:56)

حضرت لقمان کی بیٹے کو تاکید

اے میرے پیارے بیٹے! نماز کو قائم کر اور اچھی باتوں کا حکم دے اور ناپسندیدہ باتوں سے منع کر۔ (لقمان:18)

قیام نماز کے لئے دعا

اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے رب! اور میری دعا قبول کر۔ (ابراہیم:41)

ناپسندیدہ نماز

نماز سے غفلت

ان نماز پڑھنے والوں پر ہلاکت ہو۔ جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔ (الماعون:6,5)

نماز میں کسل

یقیناً منافقین اللہ سے دھوکہ بازی کرتے ہیں جبکہ وہ انہی کو دھوکہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں سستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر بہت تھوڑا۔ (النساء:143)

وہ نماز کے قریب نہیں آتے تھے مگر سخت سستی کی حالت میں۔ (التوبہ:54)

ترک نماز پر وعید

(دوزخیوں سے پوچھا جائے گا) تمہیں کس چیز نے جہنم میں داخل کیا؟
وہ کہیں گے ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے۔ (المدثر:44,43)

پس اس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی بلکہ جھٹلایا اور منہ پھیر لیا۔ پھر اپنے اہل و عیال کی طرف اکڑتا ہوا گیا۔ تجھ پر ہلاکت ہو۔ پھر ہلاکت ہو۔ تجھ پر ہلاکت ہو۔ پھر ہلاکت ہو۔ (القیامۃ:32تا36)

نماز سے روکنے والا

کیا تو نے اس شخص پر غور کیا جو روکتا ہے ایک عظیم بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے...... خبردار اگر وہ باز نہ آیا تو ہم یقیناً اسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر کھینچیں گے۔ (العلق:16,11,10)

اور یقیناً جب بھی اللہ کا بندہ اس کو پکارتے ہوئے کھڑا ہوا تو وہ قریب ہوتے ہیں کہ اس پر غول در غول ٹوٹ پڑیں۔ (الجن:20)

مشرکوں کی نماز

اور (اللہ کے) گھر کے پاس ان کی عبادت سیٹیوں اور تالیوں کے سوا کچھ نہیں۔ (انفال:36)

اہل کتاب کا رویہ

اور جب تم نماز کے لئے بلاتے ہو تو وہ اسے مذاق اور کھیل تماشہ بنا لیتے ہیں۔ یہ اس بنا پر ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو عقل نہیں رکھتے۔ (المائدہ:59)

☆☆..........☆☆

از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

قرآن کریم میں ایٹمی تباہی کے متعلق پیشگوئیاں

مرتبہ: ریحانہ صدیقہ بھٹی صاحبہ

قرآن کریم کی وہ پیشگوئیاں جو ہمارے دور کے واقعات اور ایجادات سے متعلق ہیں، ان میں سے کچھ غیر معمولی اہمیت رکھتی ہیں۔ انہی میں سے ایک پیشگوئی عنقریب ہونے والے نیوکلیئر قتل عام کے خطرات سے آگاہ کررہی ہے۔

یہ پیشگوئی اس وقت کی گئی جب انسان کا تصور کسی طرح بھی ایٹمی دھماکے کے خیال تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ لیکن جیسا کہ ہم آگے چل کر اس کی وضاحت کریں گے کہ قرآن مجید کی کچھ آیات میں واضح طور پر ان چھوٹے ذرات کا ذکر ہے۔ جو توانائی کا عظیم ذخیرہ ہیں اور جن میں جہنم کی آگ بند ہے۔ یقیناً یہ حیرت انگیز ہے لیکن بالکل یہی (مضمون) ان آیات میں لفظاً لفظاً بیان ہوا ہے۔

ترجمہ:۔

ہلاکت ہو ہر غیبت کرنے والے سخت عیب جُو کے لئے۔ جس نے مال جمع کیا اور اس کا شمار کرتا رہا۔ وہ گمان کیا کرتا تھا کہ اس کا مال اسے دوام بخش دے گا۔ خبردار! وہ ضرور حطمہ میں گرایا جائے گا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ حطمہ کیا ہے۔ وہ اللہ کی آگ ہے بھڑکائی ہوئی۔ جو دلوں پر لپکے گی۔ یقیناً وہ ان کے خلاف بند رکھی گئی ہے۔ ایسے ستونوں میں جو کھینچ کر لمبے کئے گئے ہیں۔

(سورۃ الھمزۃ آیت 2 تا 10)

قرآن کی اس چھوٹی سی سورۃ میں واقعتاً حیران کردینے والے انکشافات موجود ہیں جو اس دور کے لوگوں کی پہنچ سے بہت دور تھے۔ ایک خاص گناہ میں مبتلا لوگوں کو حطمہ میں ڈالا جانا یقیناً حیرت کی بات نہیں ہے۔ دراصل حطمہ کا مطلب ہے۔ حقیر چھوٹا ترین ذرہ جیسا کہ ہم روشنی کی شعاع کو دیکھتے ہیں جو کہ ایک معمولی سی جگہ سے بھی گزر جاتی ہے۔

مستند عربی لغات میں حطمہ کے دو بنیادی مطلب بیان ہوئے ہیں۔ پہلا حُطَمہ ہے (hotama) جس کا مطلب ہے ''کوٹنا'' یا بہت باریک سفوف تیار کرنا۔ دوسرا مطلب ہے حِطَمہ (hitama) ہے جس کا مطلب ہے چھوٹا ترین حقیر ذرہ۔ لہٰذا حطمہ کسی چیز کو اس کے چھوٹے ترین ذرات میں توڑنے سے حاصل ہوتا ہے۔

یہ دونوں مطالب ایسے نہایت چھوٹے ذرات کے لئے استعمال ہوتے ہیں جو مزید تقسیم نہ ہوسکتے ہوں۔ کیونکہ چودہ سو سال پہلے ایٹم کا کوئی تصور موجود نہیں تھا لہٰذا اس کا قریب ترین متبادل صرف حطمہ ہی ہوسکتا تھا جو ایٹم کے قریب ترین معنی دیتا ہے۔ یقیناً یہ حیران کن دعویٰ ہے کہ ایک وقت آئے گا جب انسانوں کو حطمہ میں ڈالا جائے گا اس کے ساتھ ہی ایک اور دعویٰ بھی ہے کہ یہ ان کی ہوش میں ہوگا۔

لفظ حطمہ کی وضاحت میں قرآن مجید اس بھڑکتی ہوئی آگ کا ذکر کرتا ہے جو بڑے ستونوں میں تیار کی گئی ہے اور جب آدمی کو اس میں ڈالا جائے گا تو یہ اس طرح سیدھی دل پر حملہ کرے گی کہ جیسے درمیان میں کوئی پسلیوں کا ڈھانچہ تھا ہی نہیں۔ یعنی یہ بالکل مختلف قسم کی آگ ہے جو جسم کو جلانے سے پہلے دل پر حملہ کرتی ہے۔ یقیناً اس دور کا آدمی اس طرح کی کسی آگ کے متعلق نہیں جانتا تھا۔ اس تشریح کے بعد کے حصے زیادہ حیرت انگیز ہیں کہ وہ آگ کھینچ کر لمبے کئے گئے ستونوں میں بند ہے اور انسان پر حملہ کرنے کے لئے بے چین ہے۔

اس جگہ یہ چند بیانات حیرتوں کے انبار ہیں۔

پہلی حیرت تو یہ دعویٰ ہے کہ وہ وقت آئے گا جب آدمی کو چھوٹے ترین ذرہ میں ڈالا جائے گا اور پھر اس حقیر ذرہ کی حیران کن تفصیلات ہیں۔ اس ذرہ میں ایک قسم کی آگ ہے جو کھینچ کر لمبے کئے گئے ستونوں میں بند ہے۔

آدمی کو اس چھوٹے ذرہ میں ڈالنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ایک اکیلے آدمی کو پکڑ کر اس میں ڈالا جائے گا۔ آدمی کا لفظ ایک مخصوص جنس کے نام کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اس کا اس اذیت ناک دباؤ میں ڈالا جانا دراصل تکلیف کی اس شدت کو ظاہر کرتا ہے جو ان پر قیامت بن کر ٹوٹے گی۔ یہ تصور صرف آج کے دور ہی میں ممکن ہے جب آدمی نے ایٹم کے رازوں کو دریافت کرلیا اور توانائی کے ان بے انتہاء ذخیروں کو بھی جن پر وہ مشتمل ہیں۔ آج چھوٹے ترین ذرات میں چھپی ہوئی آگ ظاہر ہوگئی ہے جو ہزاروں مربع میل پر پھیلے ہوئے بڑے رقبے کو نگل لیتی ہے اور ہر اس چیز کو بھی جو اس کی پہنچ کے اندر ہے، خواہ آدمی ہو یا کچھ اور لہٰذا جو کچھ آج سے چودہ سو سال پہلے غیر حقیقی نظر آتا تھا آج ایسی عام حقیقت بن چکا ہے جس کو ایک چھوٹا بچہ بھی سمجھ سکتا ہے۔

حیرت کا مبالغہ آمیز اظہار اس عظیم پیشگوئی کے ساتھ انصاف کرنے سے قاصر ہے۔ یہ حقیقت بھی کچھ کم حیران کن نہیں کہ اس دور کے لوگ اس چھوٹی سی سورۃ الھمزۃ کی اہمیت کو نہ جان سکے یا پھر یہ ان کے دلوں کی بجائے ان کے ایمانوں اور اعتقادوں تک رہی ہوگی۔ یہ تعجب خیز بیانات ان کی توجہ کا مرکز نہ بن سکے اور یہ پیش گوئیاں جنہوں نے دنیا کو چیلنج دینا تھا بغیر چیلنج دیئے گزر گئیں۔ شائد اس وقت کے لوگوں نے اپنے ایمان کے لئے یہ تدبیر تلاش کرلی تھی کہ یہ آیات اس دنیا کے حالات کے لئے نہیں بلکہ بعد میں آنے والی پُر اسرار دنیا سے متعلق ہیں۔ بہت سے مفسرین نے تو ان آیات کی تشریح کرنے کی کوشش سے بھی اجتناب کیا ہے۔ چند ایک جنہوں نے یہ چیلنج قبول کیا انہوں نے بھی اس کے اصل معنوں کو پیچھے چھوڑ کر قیامت کے وقت سے تشریح کی ہے اور خود کو آزادانہ طور پر اس کی تشریح کے بوجھ سے آزاد کرلیا۔

مغربی مستشرقین میں سے سیل (Sale) کو بھی اسی مسئلہ کا سامنا کرنا پڑا کہ لفظ حطمہ کا لفظی طور پر کیا ترجمہ کیا جائے۔ اس نے حطمہ کا ترجمہ کئے بغیر صرف یہ لکھ دیا کہ بڑی تعداد میں لوگوں کو حطمہ میں ڈالا جائے گا۔ انگریزی دان افراد اگر اس بات کا نامعتبر ہونے کا اظہار کرتے ہیں کہ یہ ناممکن ہے کہ لوگوں کو ایک چھوٹے سے ذرہ میں ڈالا جائے گا تو اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں۔ حطمہ کیا ہے اس کا انہیں کوئی تصور نہیں وہ ایک بڑے جلتے ہوئے ہال کو حطمہ تصور کرنے میں آزاد ہیں۔ سیل (Sale) کی اس چال نے اسے اس ترجمہ کی شرمندگی سے بچالیا۔ تاہم بیک وقت وہ اس حیرت انگیز پیش گوئی کے ساتھ انصاف کرنے سے قاصر رہا۔

آگ جس کو اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔ خواہ یہ اس زمین پر آتشزدگی ہو یا بعد کی دنیا کا آگ کا قہر ہو۔ بہرحال کوئی طریقہ نہیں کہ اس کو ایک چھوٹی سی جگہ میں بند کردیا جائے لیکن یہی ایک اکیلا معمہ نہیں جس کا سیل (Sale) اور دوسرے ابتدائی مفسرین کو سامنا کرنا پڑا۔ آخر وہ آگ کیا ہے جو ان چھوٹے ستونوں میں بند ہے جو کھینچ کر لمبے کئے گئے ہیں۔ کیا ایٹمی دور کا سورج طلوع ہونے سے پہلے ان سب کو اکٹھا تصور میں لانا ممکن تھا؟ اس سوال کو حتمی طور پر حل کرنا ہوگا۔ اس کا ہر ٹکڑا ٹھیک جگہ رکھ کر۔

کوئی شخص قرآن کے اس بیان ''کھینچ کر لمبے کئے گئے ستون'' کا مکمل طور پر ادراک نہیں کرسکتا جب تک کہ وہ اس سائنسی وضاحت سے پوری طرح آگاہ نہ ہو کہ ایٹمی دھماکہ کس طرح ہوتا ہے اور اس دوران ایٹمی کمیت (Atomic Mass) میں کیا تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ نیوکلیئر ماہرین فاصل کمیت (Critical Mass) کی اس حالت کو جو پھٹنے کے وقت ہوتی ہے۔ اس طرح بیان کرتے ہیں جیسے کوئی چیز ایک بڑے دباؤ کے تحت کھینچ کر لمبی ہورہی ہے اور تھرتھرا رہی ہے۔ یہ دباؤ نیوکلیائی کے پھٹنے سے پہلے اس کے کھینچ کر لمبے ہونے سے پیدا ہوتا ہے اور اس عمل میں ایک بڑے ایٹمی وزن کا عنصر دو عناصر میں پھٹ جاتا ہے جو کم ایٹمی وزن کے ہوتے ہیں۔ ان دو نئے بننے والے عناصر کے کل ایٹمی وزن (Atomic Weight) کا مجموعہ ابتدائی عنصر (Parent Element) کے ایٹمی وزن سے کم ہوتا ہے۔ ایٹمی وزن کا وہ چھوٹا حصہ جو اس عمل میں ضائع ہوگیا تھا توانائی کی شکل میں ظاہر ہوجاتا ہے۔ ہم نے اس وضاحت کو صرف نیوکلیئر بم کی تشریح کے لئے ہی نہیں پیش کیا بلکہ اس سادہ سی عبارت میں ''کھینچ کر لمبے کئے گئے ستونوں'' کی وضاحت ہے۔

اب اس مسئلہ کو دیکھتے ہیں کہ کس طرح یہ آگ سیدھی دل پر حملہ کرتی ہے۔ اس کے لئے ایک سائنسی وضاحت درج ذیل ہے:۔

جس وقت ایٹمی دھماکہ ہوتا ہے تو گیما ریز (Gamma Rays)، نیوٹران اور ایکس ریز (X-Rays) کے ساتھ بڑی تعداد میں تیزی کے ساتھ نکلتی ہے۔ ایکس ریز (X-Rays) درجہ حرارت کو ایک دم بہت زیادہ بڑھا دیتی ہیں اور ایک آگ کا گولہ بنتا ہے جو تیزی کے ساتھ اوپر چڑھتا ہے۔ ایٹمی دھماکہ میں درجہ حرارت نہایت تیزی کے ساتھ بڑھتا ہے۔ یہ آگ کا سائبان ایک بڑی کھمبی کی طرح ہوتا ہے اور دور سے دیکھا جاسکتا ہے۔

ایکس ریز، نیوٹران کے ساتھ چاروں طرف سفر کرتی ہیں اور بہت زیادہ حدت پیدا کرتی ہیں اور اپنے راستہ میں آنے والی ہر چیز کو جلا ڈالتی ہیں۔ گرمی کے بڑھنے کی یہ رفتار آواز کی رفتار سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے جو شاک ویوز (Shockwaves) بھی پیدا کرتی ہے۔ لیکن گیما ریز اس سے بھی بہت زیادہ تیز رفتار اور جلد سرایت کرجانے والی شعاعیں ہیں اور گرمی کی شدت کو روشنی کی رفتار سے آگے پہنچاتی ہیں۔ ان میں اس قدر ارتعاش ہوتا ہے کہ یہ ارتعاش سیدھا دل کو بند کردیتا ہے۔ لہٰذا موت کا سبب ایکس ریز کی وجہ سے بلند ہوتا درجہ حرارت نہیں بلکہ گیما ریز کی خوفناک توانائی اس اچانک موت کا باعث بنتی ہے۔

سورۃ الدخان کی ان آیات میں بھی قرآن ایک مہلک اور جان لیوا ریڈیائی دھوئیں کے بارے میں بتاتا ہے۔

پس انتظار کر اس دن کا جب آسمان ایک واضح دھواں لائے گا۔ جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یہ ایک بہت دردناک عذاب ہوگا۔

(سورۃ الدخان آیت 12,11)

اور پھر اس دھوئیں کو ان آیات میں بیان کیا گیا۔

اس کی سمت چلو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔
ایسے سائے کی طرف چلو جو تین شاخوں والا ہے۔
نہ تسکین بخش ہے نہ آگ کی لپٹوں سے بچاتا ہے۔
یقیناً وہ ایک قلعہ کی طرح کا شعلہ پھینکتا ہے۔ گویا وہ جوگیا رنگ کے اونٹوں کی طرح ہے۔

(سورۃ المرسلات آیات 30 تا 34)

ان الفاظ میں ''اس کی سمت چلو'' یہ اشارہ ہے کہ رفتہ رفتہ انسان ایک ایسے دور میں داخل ہوگا جہاں وہ ان مہلک بادلوں کا سامنا کرے گا جو کوئی سایہ یا حفاظت فراہم نہیں کرتے۔ (عام طور پر)

سائے سکون اور پناہ فراہم کرتے ہیں۔ بادل ہمارے اور جھلساتی ہوئی دھوپ کے درمیان آجاتے ہیں۔ اوپر والی آیت میں کسی سورج کا ذکر نہیں صرف ایک آگ ہے جس کی شدت سے یہ سایہ کوئی حفاظت فراہم نہیں کرے گا بلکہ اس کی بجائے بادلوں کا یہ سایہ آگ کی شدت کو (انسان تک) پہنچانے کا ایک ذریعہ بنتا ہے۔ اس سائے کے اندر کوئی بھی محفوظ نہیں۔ اس آیت میں واضح طور پر ایک تابکار بادل کی تصویر کشی کی گئی ہے۔

ان شعلوں کی وضاحت کی گئی ہے کہ دھندلے اور پیلے رنگ کے عظیم شعلے بلند ہوں گے۔ ان شعلوں کی تشبیہ قلعوں اور جوگیا رنگ کے اونٹوں سے دی گئی ہے۔ شاید یہاں صرف اونٹوں کی رنگت سے ہی نہیں بلکہ اس کی کوہان کی شکل سے بھی مماثلت ہے۔

ساتویں صدی کے لوگ اس مہلک دھوئیں یا بادلوں کی اہمیت کو نہیں سمجھ سکتے تھے۔ یہ ان کے فہم سے بہت دور کی بات تھی۔ تاہم آج ہم ایٹمی دھماکہ اور اس سے پیدا ہونے والے تابکار دھوئیں کے تصور کو سمجھ سکتے ہیں۔ یہ وضاحت قرآن میں ایک دوسری جگہ اس طرح بیان ہوئی ہے۔

ہلاکت ہے اس دن جھٹلانے والوں پر۔
(سورۃ المرسلات آیت 16)

"اس دن" سے مراد جزا سزا کا دن بھی ہوسکتا ہے لیکن یہ ایسے وقت کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے جو زمین پر ہوگا۔ اس دن وہ لوگ جنہوں نے نشانات کو ماننے سے انکار کیا ایک ایسے دھوئیں کے ذریعے سزا دیئے جائیں گے جس کے مہلک سائے کے نیچے کوئی چیز محفوظ نہیں ہے۔ یہ سایہ ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرے گا۔ یہ ایسا سایہ ہے جس میں اذیت ہی اذیت ہے اور کوئی سکون نہیں ہے۔ اس وقت اس دردناک الٰہی سزا کو دیکھ لینے کے بعد انسان بالآخر عاجزی اختیار کرتے ہوئے خدا کی طرف جھکے گا اور اس سے اس ناقابل برداشت عذاب سے بچنے کے لئے مدد طلب کرے گا۔ لیکن جب خدا کے غضب کے نزول کا وقت آجاتا ہے تو معافی اور نجات کا وقت اس سے بہت پہلے ختم ہو چکا ہوتا ہے۔ لہٰذا قرآن میں آتا ہے۔

ان کے لئے اب کہاں کی نصیحت جبکہ ان کے پاس ایک روشن دلائل والا رسول آچکا تھا۔ پھر بھی انہوں نے اس سے اعراض کیا اور کہا سکھایا پڑھایا ہوا (بلکہ) پاگل ہے۔ (سورۃ الدخان آیات 15,14)

انبیاء صرف انسانوں کو عذاب کے خطرات سے ڈرانے کے لئے آتے ہیں اور انسانوں پر عذاب صرف ان کی اپنی حماقتوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اوپر بیان کی گئی پیش گوئیاں واضح طور پر ہمارے دور سے مطابقت رکھتی ہیں۔ پہلے وقتوں کا آدمی ان حالات سے مکمل طور پر نا آشنا تھا۔ ایک حیرت انگیز بات یہ ہے کہ کیا ان تمام پیش گوئیوں کی مکمل تشریح حضرت محمد ﷺ پر وحی ہوئی تھی۔ کیونکہ جس وضاحت کے ساتھ انہوں نے مستقبل کے واقعات بیان کئے ہیں اس سے یہ تاثر ابھرتا ہے جیسے وہ یہ سب کچھ اپنے سامنے ہوتا دیکھ چکے ہوں۔ لیکن باقی دنیا کو ان پیش گوئیوں کو سمجھنے کے لئے ایک ہزار سال سے زائد عرصہ انتظار کرنا پڑا۔ کیونکہ ان واقعات کی ان دیکھی دنیا سے حقیقی دنیا میں منتقلی صرف نیوکلیائی دور ہی میں ممکن تھی۔

ایٹمی دھماکے سے متعلق اصولوں کی خلاف ورزی کا المناک نتیجہ ہوسکتا ہے۔ لہٰذا اب انسان کو تھوڑی سی توجہ اس برائی کی جڑوں کو تلاش کرنے اور ان کی تحقیق کرنے پر بھی دینی ہے۔ کبھی کبھی آدمی کی نظر اس سطح کے اندر بھی جاتی ہے جسے وہ سرسری انداز میں دیکھتا رہا ہے۔ ان میں سے کچھ لوگ اپنے اندر چھپے ہوئے اس نفس کا مشاہدہ کرسکتے ہیں جو انہیں اس برے ارادے کے لئے ابھارتا ہے۔ یہ اندھاپن ہے جو آدمی کی کج روی سے تعلق رکھتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے اردگرد پھیلی ہوئی برائیوں اور تکلیفوں کا ذمہ دار ہوتا ہے لیکن وہ ان (مسائل) کے پیچھے اپنے ہی ہاتھوں کی موجودگی کو محسوس نہیں کرتا۔

ہم تمام دنیا پر پھیلے ہوئے اذیتوں کے ایک سلسلے کو دیکھ رہے ہیں۔ ایک سائنسدان نیوکلیئر دھماکے سے متعلق صرف لفظی اور عملی تشریح بیان کرسکتا ہے۔ لیکن جب یہ تباہ کن ہتھیار انسانوں کا امن تباہ کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں تو اس کے ذمہ دار سائنسدان نہیں ہوتے بلکہ اس کی جڑیں کہیں اور ہیں۔ بلاشبہ یہ دنیا کی عظیم طاقتیں ہیں جو اس طرح کے ظالمانہ اور بے حس فیصلے کرتی ہیں۔ وہ عظیم نہیں ہیں بلکہ چند امراء کی اجتماعی خودغرضی کے ہاتھوں میں صرف ایک مہرہ ہیں۔

اگرچہ قرآن میں ان تمام واقعات کا نہایت فصیح و بلیغ بیان آیا ہے لیکن کسی سائنسدان کے معمولی سے کردار کا بھی ذکر نہیں ہوا۔ اس کی بجائے ہماری توجہ انسانوں کے گرتے ہوئے غیر اخلاقی رویوں کی طرف دلائی گئی ہے۔ (اس کی مثال) بالکل بندوق کی لبلبی کی طرح ہے۔ ہماری توجہ بندوق کی لبلبی کی بجائے ان انگلیوں کی طرف دلائی گئی ہے جو اس کو دبا رہی ہیں۔ یہی قرآن کی تنبیہات کا مقصد ہے۔ قرآن بار بار یہ اعلان کررہا ہے کہ وہ تمام خطرناک صورتحال جس کا انسان کو سامنا ہے اس کا انسان خود ذمہ دار ہے۔ لہٰذا قرآن کے مطابق احتیاطی تدابیر یہ ہیں کہ انسان کے کردار کو بہتر بنایا جائے۔ الٰہی تعلیمات کی روشنی میں اگر لوگ اپنے چال چلن کو بدلیں اور اپنے رویے بہتر بنائیں تو ایک صحت مند ماحول پیدا ہوگا جو عدل و انصاف اور صاف ستھری زندگی کو پروان چڑھانے کے لئے ضروری ہے۔

قرآنی پیش گوئیوں سے جو روشنی کا مینار بنتا ہے اس کی چمک میں وہ تمام چٹانیں اور راستے صاف نظر آرہے ہیں کہ جن سے بچنا ہے اور جن کو اختیار کرنا ہے لیکن یہ اب ان لوگوں کی ذمہ داری ہے جو انسانی معاملات کی کشتی چلا رہے ہیں کہ ان تنبیہات پہ کان دھریں اور سر پر کھڑے خطرات سے اس کشتی کو محفوظ پرامن جگہ لے آئیں۔ ان خطرات کی وجوہات بدقسمتی سے اس کے اندر ہی ہیں۔ انسانی رویہ کی تمام سرگرمیوں کا ایک تنقیدی اور حقیقت پسندانہ تجزیہ کئے بغیر ان مسائل کا مناسب اور قابل فہم حل تلاش نہیں کیا جاسکتا۔ سادہ الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ انسانی مسائل کا حل بنیادی انسانی اخلاقیات کی بحالی میں پنہاں ہے یعنی دوسروں کے بارے میں سچائی، ایمانداری، راست بازی، انصاف، دیانتداری سے کام لینا اور وہ لوگ جن کو آپ جانتے نہیں ہیں ان کی تکلیف کا احساس اور مجموعی طور پر اچھے رویے کا مظاہرہ کرنا۔ انسانی تعلقات میں سے ان خوبیوں کو نکال دیں اور پھر دیکھیں کہ کس طرح مصیبتیں آپ کو آ گھیریں گی۔ لہٰذا ان مسائل کا صرف یہی ایک منطقی حل ہے۔

سورۃ القمر میں ان حقائق کی وضاحت کے طور پر ان پہلی اقوام کا ذکر ہے جنہوں نے خدا کے بھیجے ہوئے وقت کے پیغمبروں کی انتباہ پر کان نہ دھرے۔ نتیجہ کے طور پر دنیا نے ان کا وہ دردناک انجام دیکھ لیا جس کا انہیں وعدہ دیا گیا تھا اور بعد از وقت پچھتاوا ان کے کسی کام نہ آسکا۔ ان تنبیہات کا صرف یہی مقصد ہے کہ بعد میں آنے والی نسلیں عبرت پکڑیں۔ اسی لئے قرآن ان المناک واقعات کی طرف اشارہ کررہا ہے کہ شاید بعد کی نسلیں اپنے سے پہلوں کے دردناک انجام سے زندگی گزارنے کا سلیقہ سیکھیں۔

اور ان کے پاس کچھ خبریں پہنچ چکی تھیں جن میں سخت زجر و توبیخ تھی۔ کمال تک پہنچی ہوئی حکمت تھی۔ پھر بھی انذار کسی کام نہ آئے۔
(سورۃ القمر آیت 6,5)

پھر بھی اگر لوگ سبق نہ سیکھیں تو وہ خود ہی اپنے برے انجام کے ذمہ دار ہوں گے۔

ایٹمی تباہی سورۃ طٰہٰ میں بھی زیر بحث آئی ہے کہ بالآخر اس کا انجام کیا ہوگا۔ یہ آیت بڑی وضاحت کے ساتھ بتا رہی ہے کہ دھماکہ کے نتیجہ میں نسل انسانی کا وجود دنیا سے ختم نہیں ہوگا بلکہ اس وقت کی بڑی طاقتوں کا غرور اور تکبر ٹوٹے گا۔ (ذیل میں درج) آیت بڑے واضح الفاظ میں پیش گوئی کررہی ہے کہ یہ نسل آدم کا نقطہ اختتام نہیں ہوگا بلکہ صرف متکبر سیاسی طاقتوں کا نقطہ زوال ہوگا اور پھر ان کے مقبروں سے دنیا کا نیا قانون ابھرے گا۔ پہاڑوں جیسی طاقتیں ریزہ ریزہ اور ریت کے چٹیل میدانوں کی طرح ہوجائیں گی۔ جس میں تمہیں کوئی بلند یا پست یا اونچا یا نیچا نظر نہیں آئے گا۔

اور وہ تجھ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کردے گا۔ پس وہ انہیں ایک صاف چٹیل میدان بنادے گا۔ تو اس میں نہ کوئی کجی دیکھے گا اور نہ نشیب و فراز۔ اس دن وہ اس دعوت دینے والے کی پیروی کریں گے جس میں کوئی کجی نہیں اور رحمان کے احترام میں آوازیں نیچی ہوجائیں گی اور تو سرگوشی کے سوا کچھ نہ سنے گا۔ (سورۃ طٰہٰ 106 تا 109)

اور وہ خدا جو سب سے بہتر ہموار کرنے والا ہے اس کے ہاتھ یہ حیرت انگیز تبدیلی ہیئت سرانجام دیں گے۔ پہاڑ کا لفظ طاقتور حکومتوں، لوگوں اور قوموں کے لئے علامتی طور پر استعمال ہوا ہے۔ قرآن پیش گوئی کررہا ہے کہ جب ایک مرتبہ ان کا غرور ٹوٹ جائے گا تو پھر وہ عاجز اور سیدھے ہوجائیں گے اور اس قابل ہوجائیں گے کہ خدا کی طرف بلانے والے بندے کی آواز پر لبیک کہیں جو ان کے بارے میں کوئی کجی نہیں رکھتا۔ جس تباہی کا ذکر ہو رہا ہے وہ سینکڑوں نیوکلیئر دھماکوں ہی کا نتیجہ ہوسکتی ہے اور جو اس وقت آئے گی جب انسان سبق نہیں سیکھیں گے اور ان کے متکبرانہ سر اس کے صریحاً خلاف ورزی کے نتیجہ میں جھکائے جائیں گے۔ اس دہلا دینے والے تنبیہی بیان کے بعد ایک عظیم الشان امید کا پیغام بھی دیا گیا ہے کہ بہرحال نسل انسانی زندہ رہے گی اور روشنی کے ایک نئے دور میں داخل ہوگی۔ اور انسان اپنی غلطیوں کی اصلاح کرے گا۔ اگر اس تباہی سے پہلے نہیں تو کم از کم اپنی غلطیوں اور کھلم کھلا نافرمانی کے کچھ پھل چکھ لینے کے بعد تو ضرور۔

قرآن کی ایک دوسری سورۃ میں وسیع پیمانے پر جغرافیائی اور ماحولیاتی تبدیلیوں کا ذکر ہے کہ زمین کے بہت سے خطے، ممالک اور براعظم مکمل طور پر سنسان ہوجائیں گے۔ یقیناً یہ اسی تباہی کے نتائج ہیں جن پر ہم پہلے بحث کرچکے ہیں۔ اس تباہی سے پہلے وہی جگہیں دنیا کے خوبصورت اور قابل دید مقامات میں شمار ہوتی تھیں اور جن کا حسن و جمال خیرہ کن تھا۔ ہماری خواہش ہے کہ قرآن کی یہ پیش گوئیاں یا کم از کم یہ پیش گوئی وقوع پذیر نہ ہو۔ یقیناً یہ خواہش قرآن کی انذاری پیش گوئیوں کی بے ادبی نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو محض ہمارا اس خدائے رحیم و کریم پر غیر متزلزل ایمان ہے۔ جو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ سب سے بڑھ کر مہربان ہے۔ کیونکہ تمام انذاری پیش گوئیاں انسانی رویوں کے ساتھ مشروط ہوتی ہیں۔ اس کی مثال میں حضرت یونسؑ کی قوم پیش کی جاسکتی ہے۔ جو خدا کے وعیدی عذاب سے بچائی گئی کیونکہ وہ پچھتاتے ہوئے اس کے آگے جھک گئے تھے۔ آج یہ واقعہ ہمارے لئے امید کی کرن ہے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ اس امید کا کوئی اصولی جواز نہیں کیونکہ انسان کی اخلاقی اقدار متواتر انحطاط پذیر ہیں لیکن پھر بھی یہی ایک امید ہے جس سے ہم سب کو چمٹے رہنا ہے۔ اس سے پرے تو مکمل مایوسی کی خوفناک رات ہے اور ان گہری برائیوں کا علاج صرف خدا کے ہاتھ میں ہے وہ بھی اس صورت میں اگر ہمارے ہاتھ اس کے آگے دعا کے لئے اٹھیں۔ شاید ہم کچھ مشکل زبان استعمال کررہے ہیں جو آج کے انسان کے لئے سمجھنی مشکل ہے یا شاید یہ اس کے برعکس ہے جو اس کے کان سنتے آئے ہیں یا سننا چاہتے ہیں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

(ماخوذ: Revelation, Rationality ......
از: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

☆......☆......☆

دسویں سالانہ تقریب آمین

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کو مورخہ 14 دسمبر 2014ء کو دسویں سالانہ تقریب آمین منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مجلس انصاراللہ کے شعبہ تعلیم القرآن کے تحت، انصاراللہ مقامی نے دس سال قبل ناخواندہ انصار کو قرآن مجید ناظرہ سکھانے کا پروگرام شروع کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور نصرت سے گزشتہ نو سالوں میں 49۔انصار کو قرآن مجید مکمل کروانے کی توفیق پائی۔

امسال مجلس انصاراللہ مقامی کی اس دسویں تقریب آمین میں اللہ کے فضل سے درج ذیل 14۔انصار قرآن مجید مکمل کر کے شامل ہوئے۔ ان میں سے 12۔انصار کو پہلی مرتبہ ناظرہ قرآن مجید مکمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جبکہ 2۔انصار نے باترجمہ قرآن مجید مکمل کیا۔

مکرم محمد ابراہیم صاحب دارالصدر شرقی الف
مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب دارالنصر شرقی نور
مکرم محمد حفیظ صاحب فیکٹری ایریا سلام
مکرم نذیر احمد صاحب طاہر آباد جنوبی
مکرم نعیم اللہ صاحب دارالنصر شرقی محمود
مکرم محمد ارشد خان صاحب احمد نگر
مکرم محمد ارشد کلو صاحب احمد نگر
مکرم حاجی احمد صاحب احمد نگر
مکرم غفور احمد صاحب نصیر آباد رحمٰن
مکرم راجہ محمد صادق صاحب نصیر آباد غالب

مکرم مقصود احمد جج صاحب دارالیمن شرقی صادق اور مکرم محمد عبداللہ صاحب نصیر آباد غالب نے قرآن کریم ناظرہ جبکہ

مکرم مقبول احمد صاحب دارالعلوم غربی سلام اور مکرم اللہ یار ناصر صاحب دارالعلوم غربی خلیل نے باترجمہ قرآن مکمل کرنے کی سعادت پائی ہے۔

اس بابرکت تقریب کے مہمان خصوصی محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان تھے۔ تقریب آمین کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے تلاوت قرآن کریم کی برکات پر تقریر کی۔ بعدازاں مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب منتظم تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ مقامی نے رپورٹ پیش کی۔ بعدازاں محترم محمد مسعود الحسن نوری صاحب نے سائنس کے حوالہ سے تلاوت قرآن مجید کے فوائد و برکات کا ذکر فرمایا۔ اس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے 12۔انصار سے قرآن کریم ناظرہ اور 2۔انصار سے ترجمہ سنا۔ اور قرآن کریم پڑھنے والوں اور ان کے اساتذہ کو انعامات تقسیم کئے۔ نیز قرآن کریم کی تلاوت کے لحاظ سے جماعت کی نیک روایات کو قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ محترم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے احباب و مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔ محترم صدر صاحب مجلس نے اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد نماز مغرب و عشاء جمع کر کے ادا کی گئیں اور تمام شرکاء کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

ایمان میں تازگی

محترم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے بزرگ حنفی المذہب تھے۔ مگر آپ چونکہ ہر وقت سچائی کی جستجو میں لگے رہتے تھے۔ اس لئے جلد ہی آپ اہلحدیث گروہ میں شامل ہو گئے۔ سکاچ مشن ہائی سکول سیالکوٹ میں پڑھتے تھے۔ جہاں پادری ینگ سن سے بحث مباحثہ رہتا تھا۔ مگر حیات مسیح کے عقیدہ کی وجہ سے سخت زک اٹھانا پڑتی تھی۔ جس کی وجہ سے دین پر شبہات پیدا ہو گئے تھے۔ بعض مرتبہ یہ بھی خیال آتا تھا کہ کیوں نہ آریہ بن جائیں۔ طبیعت کی اس بے چینی کے زمانہ میں آپ کے دادا صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کی کتاب ''فتح اسلام'' دکھائی اور فرمایا کہ دیکھو چودھویں صدی کا کرشمہ۔ ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ کتاب اس نے شائع کی ہے۔ آپ نے جو اس کتاب کو پڑھنا شروع کیا تو جب تک ختم نہ ہوئی اسے ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اور خوشی سے اچھل پڑے۔ کچھ دنوں بعد حضرت مسیح موعود سیالکوٹ تشریف لے گئے اور حضرت حکیم حسام الدین صاحب کے مکان پر قیام فرمایا۔ حضرت کو دیکھتے ہی دل اس یقین سے بھر گیا کہ یہ منہ جھوٹے کا نہیں ہوسکتا۔ حضور کی اقتداء میں عصر کی نماز بھی پڑھی۔ مختلف مسائل دینیہ پر گفتگو بھی سنی۔ مگر حضور کے تشریف لے جانے کے بعد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے صدر سیالکوٹ کی جامع مسجد میں ایسی تقریر کی کہ آپ کا روحانی سکون برباد ہو گیا۔ ان ایام میں آپ کو ایک چشتیہ صابریہ خاندان کے صوفی منش بزرگ سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ ان سے آپ نے بہت سے اوراد و وظائف سیکھے مگر طبیعت کو سکون نصیب نہ ہوا۔ انہی ایام میں ایک فوجی احمدی حضرت مولوی جلال الدین صاحب مرحوم سے ''براہین احمدیہ'' مل گئی۔ اسے پڑھ کر ایمان میں تازگی پیدا ہوئی اور یقین ہو گیا کہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ سمجھ میں آئے یا نہ آئے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دین کی صداقت کے دلائل صرف آپ ہی بیان کر سکتے ہیں۔ لاہور میں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' والا مضمون سن کر اس خیال کو اور بھی تقویت پہنچی۔ اس کے بعد آپ کچھ عرصہ کے لئے بسلسلہ ملازمت افریقہ چلے گئے۔ وہاں بھی بعض احمدیوں سے ملاقات رہی۔ جب واپس آئے تو پہلے ظفروال ضلع سیالکوٹ میں اور پھر شکر گڑھ ضلع گورداسپور میں پلیگ ڈیوٹی پر متعین ہوئے۔ اہل وعیال امرتسر میں تھے۔ ایک روز جو یہ اطلاع ملی کہ آپ کا لڑکا ممتاز احمد جو اس وقت دو سال کا تھا بعارضہ ٹائیفائیڈ فیور سخت بیمار ہے تو آپ گھبرا گئے۔ ایک ہفتہ کی رخصت لے کر گھر پہنچے۔ مگر رخصت ختم ہوئی اور بچے کے بخار میں ذرہ بھر افاقہ نہ ہوا۔ بیگم صاحبہ نے کہا گورداسپور تو جانا ہی ہے قادیان میں جا کر حضرت مرزا صاحب سے دعا ہی کروالو۔ کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ فضل کر دے۔ بیوی کے یہ الفاظ سن کر قادیان کی راہ لی۔ دو بجے رات قادیان پہنچے۔ دیکھا کہ بیت مبارک تہجد گزار لوگوں سے بھری ہوئی ہے اور حضرت اقدس اندر تہجد پڑھ رہے ہیں۔ یہ کیفیت دیکھ کر بے حد اثر ہوا۔ آپ کے پرانے رفیق حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے آپ کو حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا۔ پس حضور کو دیکھتے ہی سارے شکوک وشبہات کافور ہو گئے علیحدگی میں ملاقات کی۔ وظیفہ پوچھا تو فرمایا ''یہی نمازیں سنوار سنوار کر پڑھو اور سمجھ سمجھ کر پڑھا کرو'' حضور کی یہ تلقین سن کر دل پر خاص اثر ہوا۔ بچے کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کر دی۔ بیعت کر کے ڈیوٹی پر شکر گڑھ پہنچے۔ تیسرے روز خط ملا جس میں لکھا تھا کہ لڑکا بالکل اچھا ہے ہرگز کوئی فکر نہ کریں۔ رخصت لے کر گھر پہنچے۔ پتہ چلا کہ جس روز صبح حضرت اقدس سے دعا کروائی تھی اس روز حالت بہت خراب تھی مگر پچھلی رات اچانک بخار اتر گیا۔ معالج ڈاکٹر کو جب اطلاع ہوئی تو وہ مانتا ہی نہ تھا مگر جب اس نے خود آکر ٹمپریچر لیا اور نبض دیکھی تو حیران رہ گیا اور کہنے لگا کہ یہ تو کوئی اعجاز مسیحائی ہے کہ مردہ زندہ ہو گیا۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص315)

☆☆ ☆☆ ☆☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ربوہ کا مثالی وقار عمل

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 12 دسمبر 2014ء بروز جمعۃ المبارک ربوہ بھر میں مثالی وقار عمل منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ اس وقار عمل میں گلیوں اور نالیوں کی صفائی، رستوں کو ٹھیک کرنا، بیوت الذکر اور اس کے اردگرد کی صفائی اور جلسہ سالانہ کے ایام کی مناسبت سے فلیکسز اور بینرز کے ذریعہ تزئین کا کام شامل تھا۔ اس وقار عمل میں تمام حلقہ جات کے 6 ہزار 310 خدام شامل ہوئے۔ وقار عمل کے بعد تمام حلقہ جات میں کلوا جمیعًا کا انعقاد ہوا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام خدام کی جملہ مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

نکاح

مکرم عبدالحنان صاحب کارکن نظارت مال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ تہمینہ حنان صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم مرزا صالح احمد صاحب ولد مکرم مرزا غلام احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کے ساتھ مورخہ 3 دسمبر 2014ء کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن نے کیا۔ دلہن محترم میاں جمال الدین صاحب ڈگری گھمناں رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت بنائے اور بچوں کو دینی احکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

ولادت

مکرم مرزا فرید احمد صاحب کارکن وکالت مال اول تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ یکم دسمبر 2014ء کو چار بیٹیوں کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مرزا فارس احمد ولید عطا فرمایا ہے اور ازراہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں شمولیت کی منظوری بھی عطا کی ہے۔ نومولود مکرم مرزا بشارت احمد صاحب آف دارالنصر غربی اقبال کا پوتا اور مکرم صوفی عبداللطیف صاحب آف کوٹلی کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خلیفہ وقت کی توقعات پر پورا اترنے والا، نیک، صالح، نافع الناس، والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی والا بنائے۔ آمین

تبدیلی نام

مکرم مصور احمد مسرور صاحب ولد مکرم مسعود احمد مقصود صاحب ساکن حلقہ بیت المبارک ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میں نے اپنا نام مصور احمد سے تبدیل کر کے مصور احمد مسرور رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

خشک میوہ جات اور مسالوں کی تاثیر

انجیر۔ تاثیر گرم اور تر

سفید انجیر حلق کی سوزش ، سینے کا بوجھ اور پھیپھڑوں کی سوجن میں مفید ہے۔ بہت زیادہ استعمال کرنے سے نقصان کا اندیشہ ہے۔ جن کے سینے میں بلغم ہو وہ استعمال کریں کیونکہ انجیر بلغم کو پتلا کر کے خارج کرتا ہے۔

اخروٹ۔ تاثیر گرم

دماغی کمزوری کے لئے مفید ہے۔ گرم مزاج والوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ اخروٹ کو مناسب مقدار میں استعمال کرنا چاہئے کیونکہ اس کے زیادہ استعمال سے منہ میں پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

بادام۔ تاثیر گرم اور تر

دماغ اور بصارت کی تقویت کے لئے اس کا استعمال بہت مفید ہے، دل کی کمزوری کے لئے موسم گرما میں اس کا شربت بنا کر پینا مفید ہے۔ سات سے گیارہ عدد بادام سے زیادہ کھانا نقصان دہ ہے، کیونکہ یہ بہت گرم ہوتا ہے اور اس سے کولیسٹرول بھی بڑھ جاتا ہے۔ بادام ذرہ دیر سے ہضم ہوتا ہے اس لئے اگر اس کا چھلکا اتار کر اور نمک لگا کر کھائیں تو جلد ہضم ہوتا ہے۔

پستہ۔ تاثیر گرم اور تر

دل کو طاقت دیتا اور بدن کو موٹا کرتا ہے، دماغی کمزوریوں کیلئے بہت مفید ہے۔ پستہ گرم ہوتا ہے اس لئے گرم مزاج والے لوگ زیادہ استعمال نہ کریں۔

کشمش۔ تاثیر گرم اور تر

دل کی کمزوری میں مفید ہے ، دماغ کے کل اعضاء کو تقویت دیتی ہے، قبض کشاء ہے، بلغم کو دور کرتی ہے۔ جن کے جگر اور معدے میں گرمی ہو وہ کم استعمال کریں۔ خشک کھانسی کا بہترین علاج ہے۔

مونگ پھلی۔ تاثیر گرم

چنبل اور جلد کے تمام امراض کیلئے مونگ پھلی کے تیل کی مالش بہت مفید ہے۔ مونگ پھلی کے زیادہ استعمال سے کھانسی لگ سکتی ہے۔ مونگ پھلی کم مقدار میں کھائیں اور کھاتے وقت اس کے دانے سے لال رنگ کا چھلکا اُتار لیں یہ دیر ہضم ہوتا ہے۔

چھوٹی الائچی۔ تاثیر گرم خشک

دل کو تقویت دیتی ہے، مسوڑھوں اور دانتوں کے لئے مفید ہے۔ جن کو کھانسی یا پھیپھڑوں کا مرض ہو ان کے لئے اس کا استعمال نقصان دہ ہے۔ جب بھی کھانا کھائیں تو بعد میں ایک سے دو دانے لیں اس سے قے ، متلی ، رطوبت معدہ اور دماغی تکلیف کو فائدہ پہنچتا ہے۔

ناریل۔ تاثیر گرم اور تر

خون پیدا کرتا ہے، فالج کے مریض کے لئے مفید ہے۔ ناریل میں چکنائی زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس کا کم استعمال مناسب ہے۔ ناریل کا پانی پتھری کو آرام دیتا ہے، اور سخت ناریل کھانے کی بجائے کچا ناریل زیادہ مناسب ہے۔

چلغوزہ۔ تاثیر گرم اور تر

جسمانی پٹھوں کو تقویت دیتا ہے، گردوں اور جگر کی بیماری میں مفید ہے، یہ دل کو طاقت دینے کے ساتھ ساتھ رگوں اور پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ کچا چلغوزہ استعمال نہیں کرنا چاہئے کہ یہ دیر ہضم ہوتا ہے اور اس سے بھوک بند ہو جاتی ہے، بلڈ پریشر کے مریض استعمال کریں کہ یہ فالج کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے۔

تل۔ تاثیر گرم اور تر

تل چبانے سے دانت اور مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں، جسم صحت مند رہتا ہے۔ جن کو موسم سرما میں زیادہ سردی لگتی ہو ان کے لئے تل کے لڈو بہت مفید ہے یہ جسم میں طاقت پیدا کرتے ہیں اور اعصاب کو مضبوط بناتے ہیں۔

سونف۔ تاثیر گرم

کھانے کے بعد کھانے سے ہاضمہ درست کرتی ہے، اور گیس ختم کرتی ہے۔ ہلکے گرم دودھ میں ایک دو چھوٹی الائچی اور ایک چمچ سونف ڈال کر مکس کر کے استعمال کریں بہت مفید رہے گا۔

عناب۔ تاثیر سرد

جگر، معدے اور مثانے کی گرمی دور کرتے ہیں، اس کے استعمال سے چہرے پر نکھار آتا ہے۔

زیرہ سفید۔ تاثیر گرم اور خشک

معدے اور جگر کی آنتوں کو تقویت دیتا ہے، بلغم نکالنے میں مفید ہے، گردہ کی کمزوری میں مفید ہے۔ پیشاب کی رکاوٹ میں بہت فائدہ مند ہے۔

کلونجی۔ تاثیر گرم اور خشک

پیٹ درد اور پیٹ کے کیڑے مارنے کے لئے مفید ہے، کھانسی کے لئے بھی مفید ہے۔ شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے پتھری، گردہ اور مثانہ کے لئے بہت مفید ہے۔

جو۔ تاثیر سرد اور خشک

جو کے استعمال سے پیاس اور گرمی کم ہوتی ہے، تپ دق، کھانسی اور سر درد میں بہت مفید ہے۔ موسم گرما میں جو کی روٹی بہت عمدہ غذا ہے، جسم میں سردی پیدا کرتی ہے، گرمی کے موسم میں ستو کا شربت پینا بہت مفید اور پیاس کو بجھاتا ہے۔

(www.urdurisala.com)

پشاور میں آرمی پبلک سکول پر دہشت گردوں کا حملہ

مورخہ 16 دسمبر 2014ء کو خیبر پختونخواہ کے دارالحکومت پشاور کے کینٹ ایریا روڈ پر واقع آرمی پبلک سکول پر 7 طالبان شدت پسندوں نے حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں 132 بچے، سکول کے سٹاف کے 9 ممبران جاں بحق ہوئے۔ ان ممبران میں سکول کی پرنسپل اور ایک ٹیچر بھی شامل ہیں۔ جبکہ 121 افراد زخمی ہوئے۔

فوج کے ترجمان کے مطابق سکول میں سٹاف اور طلباء سمیت تقریباً 1100 افراد رجسٹرڈ تھے۔ جن میں 960 کو ریسکیو کیا گیا۔

حملہ آور سکول کے عقبی رستہ سے داخل ہوئے اور سیدھے آڈیٹوریم میں آئے جہاں بچوں کا اجتماع تھا اور آتے ہی ان پر فائر کھول دیئے۔ جس سے متعدد بچے زخمی اور مارے گئے۔ حملہ کے بعد سیکورٹی اور آرمی فورسز موقع پر پہنچ گئیں اور سارے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ آرمی کے آپریشن کے نتیجہ میں ساتوں دہشت گرد مارے گئے اور سکول کو کلیئر قرار دے دیا گیا۔

ہم اس جانکاہ اور اندوہناک موقع پر ساری قوم کے ساتھ غم میں برابر کے شریک ہیں نیز قوم اور متاثرہ افراد سے دلی تعزیت کرتے ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 18۔ دسمبر

طلوع فجر	5:35
طلوع آفتاب	7:00
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	5:09

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

18 دسمبر 2014ء

6:10 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ سپین
9:55 am	لقاء مع العرب
12:10 pm	حضور انور کا دورہ مشرق بعید 18 دسمبر 2013ء
1:55 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 فروری 2009ء
9:35 pm	ترجمۃ القرآن کلاس

وردہ فیبرکس 2014-15 ڈیزائن
کھدر ہی کھدر، لیلن کاٹن کھدر تمام ورائٹی پرسیل جاری ہے۔
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

CASA BELLA
Home Furnishers

Master Craftmanship
FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories
Wooden Flooring

FR-10

رینبو فیشن
بیرون ملک رہائشی انٹرنیٹ کے ذریعے سوٹ پسند کر سکتے ہیں
whats App
VIBER
skype
0342-7562420
usmanahmad816
047-6214377: ریلوے روڈ ربوہ

پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
PE
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون
ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
پی، وی، سی لائننگ، فائبر لائننگ
37 دل محمد روڈ لاہور۔ فون نمبر: 0300-4280871,0333-4107060,042-37247741